OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 5, Issue 4 (October-December 2022)

پاکستان کی معاشی ترقی میں خواتین کا کردار: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک مطالعہ

The Role of Women in Economic Development of Pakistan: A Study in the Light of Islamic Teachings

Asia Mukhtar

Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore

Dr. M. Saeed Akhter

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore

Abstract

Development is a complex problem that is increasing day by day in developed countries. It has great importance in the last five decades, especially after the Second World War, Economists put forward different ideas on this problem because economic depression and Poverty was a major obstacle to prosperity. Women are the basic unit of society. Men and women are the rare in the universe who built and reform the tribe, family and nations. Women has been working in all Kind of profession in Pakistan. Women participation with men in economic activities which will increase the production and the GDP of country. Neither the nation nor the country can progress on the path of development until women become partners with men. Islam is a religion and a complete code of life which provides complete guidance to human in all aspects of life. Islam takes economic prosperity seriously and considers it as an important part of the overall life of men. Earning a living is not prohibited for a woman. Islam allows women to have a job or business, if necessary,

CC BY

but there are some limitations and regulations that must be followed for the betterment of the society. Quran and Sunna of Holy Prophet ﷺ provide us guide line in this aspect. This Article discusses about that primary men are responsible for earning a living but women can also perform their service for the development of country by adopting the teaching of Islam.

Keywords: Women, Economic Development, Pakistan, Islamic Teachings

تمہید

انسانی زندگی مادی و غیر مادی اشیاء کی محروم منت ہے اور انسان روز آفرینش سے معاشی تگ و دو میں سرگرم رہا ہے۔ ہر دور میں معاشی اور اقتصادی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے کوشاں رہا تاکہ انفرادی و اجتماعی سطح پر خوشحالی نصیب ہو۔ اللہ نے انسان کو دو اصناف مرد و عورت کی صورت تخلیق کیا ہے۔ دونوں اصناف کو عزت و احترام، مکمل ذات، حیثیت اور برابری کے حقوق عطا فرمائے ہیں۔ عورت کو تخلیق اور طاقت کے لحاظ سے مرد سے مختلف صلاحیت سے بخشا گیا، یہی وجہ ہے کہ اس کے فرائض کا دائرہ کار مرد سے جدا ہے۔ پاکستان معاشی لحاظ سے ترقی کی دوڑ میں بہت سے ممالک سے پست ہے۔ خواتین نے تخلیق پاکستان سے پہلے بھی اسکی آزادی کے لیے بہت کام کیا لیکن اس کی تخلیق کے بعد بھی گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ معاشی آسودگی کے لیے مردوں کے ساتھ مل کر کام کیا تاکہ ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہو۔ انہوں نے معاش کے مختلف ذرائع مثلاً کاشتکاری، صنعت و حرفت، تجارت اور ملازمت استعمال کیے۔ اسلامی تعلیمات خواتین کو معاشی جدوجہد میں سرگرم رہنے کی مکمل آزادی دیتی ہیں۔ قرآن و حدیث میں مردوں کے ساتھ خواتین کو بھی معاشی جدوجہد کی ترغیب دی گئی ہے۔

معاشی ترقی کا مفہوم

معاشی ترقی سے مراد کسی پسماندہ معیشت کا ترقی یافتہ معیشت کی طرف گامزن ہونا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے دوران جدید اور ترقی یافتہ ذرائع کے ساتھ ساتھ انسانی وسائل اور سرمایہ جاتی ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے معیشت میں ایسی تبدیلیاں لائی جایں جس سے ملک کی قومی آمدنی بڑھے ،لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو۔ معاشی ترقی کی تعریف مختلف ماہرین معاشیات نے اپنے اپنے انداز میں کی جن میں سے چند تعریفیں درج ذیل ہیں۔ ایچ ایف ولیم سن کے مطابق (H.F : Williamson)

> "Economic development or economic growth is a process, whereby the people of a country or a region come to utilize the available resources, to bring about a sustained increase in per capita production of goods and service."[1]

معاشی ترقی یا معاشی نشو ونما ایک ایسا عمل ہے کہ جس کے ذریعے کسی ملک یا خطے کے لوگ دستیاب وسائل کو استعمال میں لاکر اشیاء خدمات کی فی کس مقدار میں مسلسل اضافہ کر رہے ہوں۔ پروفیسر آرتھر لیوس نے معاشی ترقی کی تعریف ان الفاظ میں کی:

"Increasing in the production of good and services is an economic development. It has no connection with social welfare or well-being of mankind because production of goods and services may be reduced the satisfaction of people".[2]

عاشی ترقی اشیاء و خدمت کی پیداوار میں اضافہ کا نام ہے۔ اس اضافہ کا معاشرتی بہبود یا تسکین سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اشیاء و خدمت کی پیداور میں اضافے کے عمل کی وجہ سے لوگوں کی تسکین پہلے سے کم ہو جائے۔ پروفیسر ہگنز نے معاشی ترقی کی تعریف کے مطابق: (Prof Higgins)

"Economic development is a process in which GNP and GDP increased". [3]

معاشی ترقی کل قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کو ظاہر کرتی ہے۔

اسلام میں معاشی ترقی کی تعلیمات

معاشی ترقی کا مغربی تصور یہ ہے کہ ملک کی فی کس آمدنی اور قومی آمدنی میں اضافہ ہو جائے اور ملک میں موجود افراد اپنے آپ کو پہلے سے بہتر حالت میں پائیں ان کو زندگی کی تمام ضروریات میسر ہوں جن کی ان کو ضرورت ہو ، جبکہ مغرب کے ترقیاتی نظریات کے نظریاتی پہلو اسلام کے نظریات سے بالکل مختلف ہیں۔ کیونکہ مغرب کا ترقیاتی نظریہ مقداری (Quantitative) پہلو پر زور دیتا ہے جبکہ صفاتی اور وصفی (Qualitative) پہلو کو نظر انداز کرتا ہے۔[4] اسلام میں معاشی ترقی کا اصل محور اخلاق اور ترقی میں توازن ہے، یہی وجہ ہے کہ معاشی ترقی انفرادی اور معاشرتی دونوں پہلوں کا اہم جز بن جاتی ہے۔ قرآن میں دولت (Wealth) کو "خیر" اور "فضل اللہ" کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی رو سے جو مسلمان پیداوار بڑھانے، ترقی دینے کے عمل میں مصروف کار رہے گا تو گویا وہ عبادت میں مصروف ہے۔ قرآن اور احادیث میں متعدد مقامات پر لوگوں کو زیادہ سے زیادہ جدوجہد کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا: "وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ"[5] "اور جو زمین میں پھرتے ہیں اور اللہ کا فضل (رزق) تلاش کرتے ہیں۔" انسان کو معاش کی فکر کرنے اور اس کے لیے کوشش کرنے کے بارے میں اللہ فرماتا ہے: "وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا"[6] "اور نہ فراموش کر اپنے حصّہ کو دنیا سے لینا" آپ سرورکائنات ﷺ نے بھی معاشی جدوجہد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: "قال " اعملوا فکل میسر لما خلق لہ "،[7] آنحضرت نے فرمایا کہ " عمل کرو، ہر شخص کو ان اعمال کی توفیق دی جاتی ہے جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے"۔ دوسری جگہ فرمایا: "اسمو! فان اللہ کتب علیکم العسی "[8] "کوشش کرو کیونکہ اللہ نے تم پر کوشش کرنا فرض قرار دیا ہے" آپ ﷺ نے زندگی کی آخری سانس تک معاشی جدوجہد کرنے کا درس دیا ہے اور فرمایا: "قال رسول ﷺ ان قامت الساعتہ و بید احد کم فسیلتہ فان استطاع ان لا یقوم حتیبغرسھا فلیفعل۔"[9] "اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو تو وہ اس وقت تک کھڑا نہ ہو جب تک اس اس پودے کو بو نہ دے بشرطیہ کہ یہ بات اس کے اختیار میں ہو تو وہ ضرور ایسا کرے۔"

پاکستان میں معاشی ترقی کا آغاز وارتقاء

پاکستان کا نام پسماندہ ممالک کی صف میں شمار ہوتا ہے جس کی قومی آمدنی کی مقدار دوسرے ممالک سے کم ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے آزادی کے وقت پاکستان دو حصوں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان پر منقسم تھا، یہ دونوں حصے ایک دوسرے سے دور تھے ، لیکن ان حصوں میں زرعی پیداوار بڑی مقدار میں ہوتی تھی۔ ان حصوں میں چاول، گنا، اور کپاس کی پیداوار زیادہ تھی لیکن

ملک کے دونوں حصے صنعتی لحاظ سے بہت کمزور تھے کیوں کہ برصغیر پاک وہند میں علیحدگی کے وقت 921 صنعتی یونٹ موجود تھے۔ پاکستان کے حصے میں صرف 34 یونٹ آئے جو ملک کی معاشی ضروریات اور ترقی کے لیے ناکافی تھے۔ پاکستان کی زیادہ تر قومی آمدنی کا انحصار زراعت پر تھا جو قومی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ تھا۔

Pakistan is an agricultural country. Agriculture contributes is 24 percent in GDP growth and generates employment for nearly half of the population.[10]

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ ملک کی GDP میں زراعت کا حصہ 24 فیصد ہے جو ملک کی تقریباً آدھی آبادی کو روزگار مہیا کرتا ہے۔ آزادی کے بعد پاکستان نے معیشت کے غیر منظم ڈھانچے کو ترقی یافتہ بنانے کے لیے شرح پیدائش اور اپنی اوسط فی کس آمدنی کو بڑھانے اور ترقی دینے کے لیے ایک طویل جدوجہد کا آغاز شروع کیا۔ پاکستان نے 1950ء میں معاشی ترقی کے لیے ISI پالیسی کو فروغ دیا۔ 1947-1958 کے دوران پاکستان کی صنعت کی انڈسٹری کو فروغ دینے کے لیے GDP 3.1 فیصد پاکستان نے 1960ء، 1970ء اور 1980 کی دہائیوں میں ترقی زیادہ کی رہی جو کہ آبادی میں اضافہ کی شرح کے پیش پیش تھی۔ ان سالوں میں پاکستان کی GDP کا تناسب 6 فیصد رہا۔ ولڈ بینک کی رپورٹ 2002ء میں اس بات کی تصدیق ان الفاظ میں کی گئی

According to the World Bank (2002) Pakistan exported more manufactures than Indonesia, Malaysia, Philippines, Thailand and Turkey combined in 1965.[11]

ورلڈ بینک کی رپورٹ 2002ء کے مطابق پاکستان نے 1965ء میں انڈونیشا، ملائیشیا، فلپائن، تھائی لینڈ اور ترکی کی مشترکہ مصنوعات سے زیادہ مصنوعات برآمد کی۔ ملک میں سیاسی ناہمواری اور بدعنوانیوں کی بنا پر غیر ملکی سرمایہ کاری ناہونے کے برابر رہی۔ بھارت کے ساتھ پاکستان کی تین جنگیں بھی ہوئی اور فوج کے ساتھ سیاسی کشمکش رہی جس کی وجہ سے نمو کی مقدار ایک جیسی نہ رہی۔ اس کی بنیادی وجہ موثر پالیسوں اور ان پر عمل درآمدی میں خامیاں ہیں ایم آئی انجم اسی نقطے کو بیان کرتے ہیں۔

> "Economic growth never been consistent from inception to current decade. It was high during 1960-70 and lower in 1990. It was consistent in 2000 and collapsed in 2020. He recommends the effective role of government in implementing laws and policies[12.]"

ملک کی اقتصادی ترقی شروع کی دہائیوں میں کبھی بھی یکساں نہیں رہی یہ 1960-70 کے دوران زیادہ تھی اور 1990ء میں کم ہو گئی، اور 2000ء میں یہ مستقل رہی اور 2020ء میں کم ہو گئی۔ انہوں نے موثر پالیسوں اور قانون کے نفاذ میں حکومت کے کردار کی حمایت کی۔ 1980ء کے بعد ایک بار پھر پاکستان کی GDP میں کمی واقع ہوئی ملک میں قرضہ جات کا بوجھ بڑھ گیا، بے روزگاری میں 5.9 فیصد تک اضافہ ہوا۔ 1990ء کے بعد ملک میں اقتصادی ترقی کے لیے نئی پالیسیاں اپنائی گئیں، 1991ء میں نجکاری کمیشن قائم کیا گیا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ملک میں صنعتوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ان کو نجی ہاتھوں میں دے دیا جائے۔ اس دوران غربت میں اضافہ ہوا کیونکہ کہ حکومت نے لوگوں کو سب سڈی دینے سے انکار کر دیا۔ ملک کو چلانے کے لیے غیر ملکی قرضے لینے پڑے۔

Total debt increased from $20 billion to $43 billion in May 1998 and the country's external debt rose to 47.6% of its GDP with an average of 8.1% per year in that particular decade whereas domestic debt spiraled more rapidly accounting for 49.1% of the GDP.[13]

مئی 1998ء میں قرضوں کی مجموعی مقدار 20 ملین ڈالر ہو گئی اور ملک کا بیرونی قرضہ 8.1٪ سے بڑھ گیا اور اس کی GDP میں اضافہ 47.6٪ سالانہ رہا جبکہ اس کے گھریلو قرضہ جات میں تیزی سے اضافہ ہوا اور یہ GDP کا 49.1٪ تھا۔ 2008-2013ء میں معاشی بد حالی کی وجہ سے ملک کو بہت زیادہ قرضہ لینا پڑا، جس کی وجہ سے پاکستان قرضوں کے بوجھ تلے دب گیا، اور پاکستان اس خطے میں سب سے زیادہ قرضہ لینے والا تیسرا ملک بن گیا۔ اسی دوران پاکستان میں بجلی اور گیس کا بحران پیدا ہو گیا۔ کرونا وباء نے 2019ء جہاں دنیا کے دوسرے ممالک میں تباہی مچائی اور اس سے معیشت بری طرح متاثر ہوئی۔ پاکستان کی معیشت کو بھی اس وباء نے بری طرح متاثر کیا اور پاکستان کی معاشی حالت بہت بری حالت کو پہنچ گئی۔

GDP declined by 2.9 percentage points to 91.6 percent in FY20 over last year. Imports in FY20 declined by 11.1 percent in real terms (at constant prices of FY06) compared to 4.3 percent growth in FY19.[14]

گزشتہ مالی سال 2020ء کے مقابلے میں GDP ٪2.9 کی کمی کے ساتھ 91.6 فیصد رہ گیا۔ 2020ء میں درآمدات میں حقیقی کمی ٪11.1 رہی (مالی سال 2003ء کی مستقل قیمتوں پر) جبکہ مالی سال 2009ء میں یہ 4.3 فیصد تھی۔ حکومتی سطح پر ملکی بھاگ دوڑ کو سنبھالنے والے حکمرانوں نے بھی ملک کے پنج سالہ پروگرام میں خواتین کے ملازمت کی مختلف اداروں میں کوٹہ رکھا۔ ان کو مردوں کے مساوی نہیں لیکن مراعات دینے کو کوشش کی گئی۔

پاکستان میں خواتین کی معاشی حالات

پاکستان میں خواتین کی حیثیت جنس کے لحاظ سے مساوی نہیں یہاں مردوں اور خواتین کی حیثیت میں فرق ہے۔ یورپی ممالک میں خواتین کی حیثیت مردوں کے مساوی ہے وہ مختلف شعبہ جات مثلاً سماجی، معاشی، سیاسی اور کاروباری میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق ترقی پذیر ممالک کی خواتین اگر معاشی شعبہ میں حصہ لیتی ہیں تو اس سے ملک کی بھوک اور غربت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

In poor countries, the number of undernourished persons could be decreased by 17 percent, leading to up to 150 million fewer hungry persons. Thus, the assumption that equality of women is both a human rights issue and a requirement for women to gain equal access to their assets as men.[15]

غریب ممالک میں غذائی قلت کے شکار افراد میں تقریباً 17٪ تک کمی لائی جا سکتی ہے اور نتیجہ کے طور پر 150 ملین بھوکے افراد میں کمی آ سکتی ہے۔ چنانچہ یہ مفروضہ ہے کہ خواتین کو برابر انسانی حقوق اور مردوں کی طرح اثاثوں میں مساوی حقوق حاصل ہونے چاہیں۔ خواتین نے پاکستان کے حصول میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور بعد میں مختلف شعبہ جات میں ترقی کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کیا۔ قائداعظم نے بھی ملک کی معاشی ترقی کے لیے خواتین کے کردار کو بہت اہم قرار دیا ہے۔

"No nation can rise the height of glory unless their women are side by side

with them…It is crime against humanity that our women are shut up with in four walls of the houses as prisoners. There is no sanction anywhere for the deplorable condition in which our women have to live." [16]

کوئی بھی قوم اس وقت تک عظمت کی بلندیوں کو نہیں چھو سکتی جب تک ان کی خواتین مردوں کے شانہ بشانہ نہ ہوں۔ یہ بات انسانیت کے خلاف ہے کہ ہماری خواتین کو گھر کی چار دیواری میں بند کر کے رکھا جائے۔ ہماری خواتین کو جس قابل رحم حالت میں رہنا پڑتا ہے اس کے لئے کہیں بھی کوئی منظوری نہیں ہے۔ پاکستان میں خواتین کی اکثریت رسمی اور غیر رسمی زداروں میں کام کر رہی ہیں۔ زرعی، صنعتی، سیاسی، عدالتی اور فوجی ہر شعبہ میں خواتین کا کردار مثبت ہے۔ پاکستان میں روایتی ماحول بہت سی خواتین کو معاشی سرگرمیوں میں شمولیت سے روکتا ہے۔ خواتین گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے زیادہ لمبے وقت کے لیے گھر سے باہر کام نہیں کر سکتیں اور وہ غیر رسمی اداروں میں حصہ لیتی ہیں جہاں پیداوار کی مقدار کم اور کم آمدن ہوتی ہے۔ ڈاکٹر خالد علوی نے خواتین کے کردار کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا ہے: یہ بات مسلم ہے کہ خواتین معاشرے کا ایک اہم عنصر ہیں اور اس کو کسی بھی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ معاشرے کی سماجی اور تمدنی ترقی کا دارومدار اس پر ہے۔ خواتین کی حیثیت اس کا کردار و عمل اس کی صلاحتیں معاشرے کے عروج وزوال کا باعث بنتی ہیں۔ [17]

خواتین کے معاشی ترقی میں کردار کی ضرورت واہمیت

اکیسویں صدی میں خواتین اقتصادی طور پر خود مختار بن کر ابھری ہیں وہ ملک کی GDP میں اضافہ کے ساتھ آئندہ آنے والی نسلوں کی فلاح بہبود کے لیے بھی کام کر رہی ہیں۔ خواتین دنیا کی آبادی کا 50٪ ہیں ان میں سے ایک تہائی حصہ صرف کام کرتا ہے۔ مختلف شعبہ جات میں خواتین کی نمائندگی اور ملکی ترقی کے لیے خواتین کا بااختیار ہونا ضروری ہے۔ ملک میں صنفی مساوات کے ذریعے ہم ملک کی پیداواری صلاحیت اور ترقی میں اضافہ کر سکتے ہیں تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ خواتین کی شمولیت سے ملک کی DGP پر مثبت اثر پڑتا ہے۔

Women represent 50% of world population and a third of Laboure force, they perform nearly two – third of all working hours, receive only a tenth of worldincome and own less than one percent of world property (WHO).[18]

خواتین دنیا کی آبادی کا 50٪ ہیں اور ان کا ایک تہائی حصہ لیبر فورس میں ہے، وہ اپنا تقریباً دو تہائی حصہ وقت کام میں صرف کرتی ہیں، اور صرف دسواں حصہ دنیا کی آمدنی کا حاصل کر پاتی ہیں اور وہ عالمی املاک (WHO) کے صرف ایک فیصد حصے کی مالک ہیں۔ پاکستان میں اقتصادی شعبے سے تعلق رکھنے والی خواتین کی تعداد دوسرے ممالک کی نسبت کم ہے، پچھلی دو دہائیوں سے ان کی شمولیت کم تنخواہ کے ساتھ مختلف شعبوں میں ضرور ہے لیکن یہ ان کی تعداد کا نصف سے بھی کم ہے، تعلیم یافتہ خواتین بھی کم تعداد میں ملازمت کر رہی ہیں۔ تقریباً آبادی کی 25٪ خواتین گھر سے باہر ملازمت کر رہی ہیں۔ خواتین کی معاشی سرگرمیوں میں شمولیت کی اہمیت کو مندرجہ ذیل نکات کی روشنی میں بیان کیا جاتا ہے۔

1۔ خواتین کا کردار اور معاشی استحکام

عورت اگر معاشی لحاظ سے خود مختار ہو گئی تو اس سے وہ نا صرف انفرادی طور پر خوش حال ہو گی بلکہ اس سے معاشرہ خوشحالی اور ترقی کی جانب گامزن ہو گا۔ خواتین کا افرادی قوت کا حصہ بننے سے معیشت میں اضافہ ہو گا۔ خواتین کے کام کرنے سے خاندانوں کی آمدنی میں اضافہ ہو گا جو افراد کی قوت خرید میں اضافہ کا باعث بنے گا۔ ایسا معاشرہ جس میں افرادی قوت تخلیقی

سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں گئیں تو وہ ملک یا معاشرہ کسی طرح بھی فلاحی اور ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کارکنوں کی صنف چاہیے کوئی بھی ہو، ان کی تعداد زیادہ ہو گی تو معاشی پیداور بھی زیادہ ہو گی، لیکن صنفی تنوع پیداواری صلاحیتوں پر اثر دکھاتا ہے۔ افرادی قوت کی پیداواری صلاحیت میں بہتری محض تعداد بڑھانے کا نام نہیں۔ اس میں خواتین کو شامل کرنے سے علوم، مہارتوں اور تجربے میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔[19] پاکستان میں خواتین کی افرادی قوت میں شمولیت معاشی استحکام کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ایسی پالیسیوں کی ضرورت ہے جو انہیں صحت، تعلیم، معاشی تحفظ فراہم کرنے والی ملازمتوں، سرمایہ، منڈیوں تک رسائی اور محفوظ مقامات فراہم کریں۔ عالمی مالیاتی ادارے آئی ایم ایف کے ڈائریکٹر کرسٹین لاگارڈے کے مطابق خواتین کی شمولیت کے بغیر معاشی خوشحالی اور استحکام لانا مشکل ہے۔ "مرد و خواتین ایک دوسرے کے کام کو تقویت دیتے ہیں۔ یوں خواتین کے روزگار بڑھانے سے افزائش کے میدان میں اضافی فائدہ ہوتا ہے۔" افرادی قوت میں صنفی برابری پاکستان کے لیے ناگزیر ہے کیونکہ اقوام عالم میں اس کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں افرادی قوت میں خواتین کی شمولیت سب سے کم ہے۔[20]

2۔ خواتین کے کردار سے قومی آمدنی میں اضافہ

معاشی ترقی کی پیمائش کو ماپنے والے آلے میں سے ایک آلہ قومی آمدنی ہے، قومی آمدنی میں اضافہ ملکی ترقی کا باعث ہے۔ جس طرح مرد قومی آمدنی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں اسی طرح خواتین کا کردار بھی ملکی آمدنی میں اضافہ کے لیے بہت اہم ہے۔ معاشرے کی اجتماعی زندگی اسی صورت ترقی کی بنیادوں کو چھو سکتی ہے جب سب مل کر ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ عبد الحلیم شقہ خواتین کی نمائندگی کے بارے میں لکھتے ہیں: بعض مسلم معاشرے میں ضروریات زندگی میں اضافہ کے مقابلے میں آمدنی کم ہے اس بات نے بھی مجبور کیا ہے کہ خواتین خاندان کی تعمیر کے لیے کام کر کے دست تعاون دراز کریں۔[21] آئی ایم ایف کے مطابق جن ممالک میں اوصناف کے درمیان فرق سب سے زیادہ ہے وہاں اس میں کمی لانے سے خام ملکی پیداوار کی شرح افزائش اوسطاً 35 فیصد تک بڑھ جائے گی۔ ہادرڈ بزنس کے ایک تجزیہ میں اسی حقیقت کی تائید کرتے ہوئے کہا گیا کہ "امریکہ، جاپان اور مصر میں اگر خواتین مردوں کے برابر شرح سے برسرروزگار ہوتیں تو ان کی خام ملکی پیداوار بالترتیب پانچ فیصد، نو فیصد اور چونتیس فیصد زیادہ ہوتی"۔[22]

3۔ سرمایہ کاری کے شعبہ میں خواتین کا کردار

انسانی وسائل اور سرمایہ کاری معاشی ترقی کے لیے دو اہم محرک ہیں، اور عاملین پیدائش میں سرمائے کو اہم حیثیت حاصل ہے۔ کاروبار کو چلانے کے لیے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان میں بہت سی خواتین سرمایہ رکھنے کے باوجود اس تک رسائی حاصل نہیں کر سکتیں۔ ان خواتین کا وراثت میں حصہ ہونے کے باوجود مرد حضرات ان کا حق ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ سرمائے سے محروم ہو جاتی ہیں۔ پاکستان میں 1995ء میں سروے کے دوران یہ بات واضع ہوئی کہ خواتین کو حق نہیں دیا جاتا کہ وہ اپنا سرمایہ خرچ کریں۔

Despite of women's legal rights to own and inherit property from their families, there are very few women who have access and control over these resources. A microlevel survey of 1,000 rural households conducted in 1995 in Punjab found that only 36 women owned land in their own name, while only 9 of them had control over it.[23]

خواتین اپنی وراثت میں ملنے والی جائیداد میں حق ملکیت کا قانونی حق ہونے کے باوجود بہت کم حق رکھتیں ہیں۔ پنجاب میں 1955ء میں ایک سروے کیا گیا جس میں یہ بات واضح ہوئی کہ 1000 میں سے صرف 36 خواتین ایسی ہیں جن کے نام پر جائیداد ہے اور ان میں سے 9 خواتین ایسی ہیں جن کا اس پر کنٹرول ہے۔ پاکستان میں کاروبار کرنے والی خواتین کی تعداد 1٪ ہے جبکہ ان کی نسبت مردوں کی تعداد 21٪ ہے۔ پاکستان میں صرف 5٪ خواتین ایسی ہیں جن کے اپنے ذاتی بنک اکاونٹ ہیں۔ خواتین کے پاس کاروباری سرمایہ کاری سے متعلقہ تجربات ہونے کے باوجود ان کو عملی میدان میں استعمال کرنے میں مردوں کے ہاں دقیانوسی خیالات سے منسلک عقائد اور اقدار جیسی غیر رسمی رکاوٹیں ہیں جو ان کو آگے بڑھنے سے روکتی ہیں اور خواتین باہر کام کرنے کی بجائے گھر تک محدود رہتی ہیں۔

4۔ زرعی شعبہ اور خواتین کا معاشی کردار

پاکستان میں خواتین کی بڑی تعداد جو دیہات سے تعلق رکھتی ہیں وہ زرعی شعبے سے منسلک ہیں۔ دیہات میں رہنے والی خواتین کی معاشی حالت بہت خراب ہے۔ خواتین کی ایک بڑی تعداد جاگیر داروں کی اراضی پر بلا معاوضہ کام کرتی ہیں اور جو ملتا بھی ہے وہ بہت کم ہے۔ دیہاتی خواتین دیہات کی معیشت کے چار بنیادی شعبوں فصلوں کی پیداوار، لائیو سٹاک، کپڑوں کی صنعت اور گھریلو ذمہ داریوں مثلاً پانی لانا، ایندھن جمع کرنا اور بچوں کی دیکھ بھال کرنا میں کارکردگی دیکھاتی ہیں۔ خواتین ہر وقت کام میں مصروف رہتی ہیں یہ حال پاکستان کے ایک دیہات کا نہیں بلکہ تمام جگہوں پر خواتین پوراوقت کام کو دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ خواتین کا کردار زراعت کے شعبے کے لیے بہت اہم ہے۔

Women make up76% of all part time worker, and 25% of those acknowledged as full-time workers. Female workers are more likely to be full-time workers in all farm sizes in NWFP (89.54%) and Sindh (74.36%). Punjab shows an almost equal division between full-time workers (55.6%) and part-time workers, while in Baluchistan 82.84% of female workers are part-time.[24]

76٪ خواتین جزوقتی کارکن ہیں اور 25٪ کل وقتی کارکن ہیں۔ تمام فارم پر خواتین کارکنوں کی تعداد صوبہ سرحد میں (89.54 فیصد) اور سندھ میں (74.36 فیصد) کل وقتی کارکن کی تعداد زیادہ ہے۔ پنجاب میں فل ٹائم (55.6 فیصد) اور پارٹ ٹائم ورکرز کی تعداد تقریباً برابر ہے جبکہ بلوچستان میں 82.84 فیصد خواتین ورکرز پارٹ ٹائم ہیں۔ دنیا کی تقریباً 50٪ خواتین زراعت کے پیشے سے منسلک ہیں اور ان میں سے زیادہ تعداد ترقی پذیر ممالک کی خواتین ہیں۔ اکنامک اینڈ سوشل ڈیپارٹمنٹ FAO UN کی رپورٹ اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ ایشیاء میں رہنے والی خواتین دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ تعداد میں زراعت کے شعبے سے منسلک ہیں۔

FAO, UN (2009) report also confirms that globallythe female contribution to the overall economy in terms of her contribution to agriculture is high throughoutAsia and the Pacific region.[25]

ایف اے او، اقوام متحدہ (2009) کی رپورٹ بھی خواتین کی زراعت کے حوالے سے شراکت کے بارے میں اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ مجموعی طور پر معیشت میں عالمی سطح پر خواتین کی شراکت پورے ایشیا اور بحر الکاہل میں زیادہ ہے۔

5۔ صنعت و حرفت میں خواتین کا کردار

دنیا میں صنعت و حرفت کے شعبے میں خواتین کی تعداد 200 ملین سے بھی زیادہ ہے جن میں سے ترقی پذیر ممالک کی خواتین کی تعداد تقریباً نصف ہے۔ اگرچہ کے یہ خواتین کم تنخواہ والے عہدوں پر کام کر رہی ہیں لیکن ان خواتین کا کام نہ صرف ان کے اپنے خاندان کے لیے بلکہ سماجی اور اقتصادی ترقی کے لیے بھی اہم ہے. پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری معیشت میں اہم کردار ادا کر رہی ہے، خواتین ملبوسات، جوتے، ٹیکسٹائل اور کھانے بنانے کے شعبے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ 2017ء میں تقریباً 8.5 فیصد گھریلو پیداوار میں,40 فیصد لیبر فورس اور ٹیکسٹائل میں 30 فیصد لیبر فورس خواتین پر مشتمل تھی۔

The share of female employees is greatest in the medium-sized garment enterprises. For instance, in the formal sector, there are four males for every female in medium-sized firms, compared with 27 males for each female in large- scale firms.[26]

درمیانے درجے کی گارمنٹس انٹرپرائزز میں خواتین کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ مثال کے طور پر رسمی سیکٹر میں درمیانے درجے کی فرم میں چار مرد ہر خاتون پر بنسبت بڑے پیمانے کی فرم میں ستائیس مرد ہر خاتون پر نگران ہے۔

6۔ خواتین کی ملازمت عصر حاضر کا تقاضا

انیس کی دہائی میں خواتین گھر میں رہ کر گھر کی ذمہ داریوں کو پورا کرتی تھی لیکن وقت کے ساتھ شعور و آگاہی نے خواتین کو مختلف ملازمتوں کی طرف راغب کیا ہے صنعتی ترقی نے دنیا میں صنفی تقسیم کو ختم کر دیا ہے اب خواتین ہر شعبہ میں شریک ہونے کی اہلیت رکھتی ہیں وہ ڈاکٹر، انجینئر، پائلٹ اور کمپنی کی ڈائریکٹر کے طور فرائض کی انجام دہی احسن طریقے سے انجام دے سکتی ہیں۔ پاکستان میں اس وقت 5 فیصد خواتین کے پاس سنیئر عہدے اور قیادت کے عہدے 146 ہیں، 2016ء کے تناسب سے آج اضافہ دوگنا ہے، پاکستان میں انجینئرنگ کے نگران عہدوں پر فائز خواتین کا تناسب صرف 4.9 فیصد ہے۔ عالمی بنک کے مطابق ملکیت میں شامل خواتین والی فرمیں 12 فیصد کم ہیں جبکہ جنوبی ایشاء میں یہ تناسب 18 فیصد اور عالمی سطح پر 34 فیصد ہے۔[27] 2000ء تک آن لائن سروس پر مردوں کا غلبہ تھا لیکن اس کے بعد خواتین بھی اس میں شامل ہو گئیں اور اب مردوں اور خواتین کی تعداد ایک جتنی ہے۔ وقت کی اہمیت کے پیش نظر پاکستان میں بھی بہت سی خواتین گھر پر رہتے ہوئے بہت سے کام آن لائن کر رہی ہیں جس کی وجہ سے وہ ہزاروں ڈالر کما رہی ہیں جو معاشی خوشحالی کا ذریعہ ہے۔

7۔ ملک کی معاشی و معاشرتی تعمیر و ترقی اور خواتین کا کردار

ماضی میں خواتین نے اپنی صلاحیتوں اور ذہانت کی کلائیوں کو کھولتے ہوئے اپنا متحرک اور فعال کردار ادا کیا۔ پاکستان کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس ملک کی خواتین نے ملک کی تعمیر و ترقی میں ہر موقع پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قیام پاکستان سے پہلے بھی ان خواتین نے جدوجہد آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔ ان کے پاس سیاسی، تعلیمی، سماجی بہبود، معاشی ترقی اور سائنسی ترقی کے علاوہ دوسرے شعبوں میں مقابلہ کرنے کی سکت ہے۔ صدر پاکستان زرداری نے اپنے عہد میں ڈاکٹر شمشاد اختر کو اسٹیٹ بنک کا گورنر بنایا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کی معاشی ترقی کے لیے خواتین کا کردار بھی اہم ہے۔ جان نکلسن نے خواتین کے کردار کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا:

"ماضی میں مرد اور عورت کے کام کے دائرہ کار جدا تھے اور معاشرے کے کاموں کی تقسیم صنفی اعتبار کی ہوتی تھی۔ صنعتی ترقی نے صنفی اعتبار کو ختم کر دیا۔ اب خواتین کمپنی ڈائریکٹر، پائلٹ، ڈاکٹر، یہاں تک کہ انجینئر کی ذمہ داریاں بھی آسانی سے سر انجام دینے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ یہ بہت بڑی معاشرتی تبدیلی ہے جس نے خواتین کی زندگی کے تقاضوں کو بدل دیا ہے۔[28]

شہروں میں 70-80 فیصد خواتین گھروں میں کام کرنے کے ساتھ معاشی طور پر پیداواری شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان میں پارٹ ٹائم ملازمت تقریباً 70 فیصد خواتین کرتی ہیں جبکہ فل ٹائم ملازمت 25 فیصد خواتین کرتی ہیں۔ شہروں میں 24 فیصد خواتین ہاسپٹل، دفتروں، پرائیویٹ سکولوں، گھروں میں برتن، صفائی باورچی، نوکرانیاں، اور بچے سنبھالنے کا کام کرتی ہیں۔

حکومتی سطح پر خواتین کے کردار کے لیے کیے جانے والے اقدامات

قیام پاکستان کے بعد ملک میں آئین سازی نہ ہو سکی ملک میں پہلا آئین 1956ء میں تاخیر کے بعد قانون اسمبلی میں پاس ہوا۔ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی میں خواتین نے شمولیت کی اور خواتین کی حقوق پر بات کرتے ہوئے ان کے لیے اسلامی لاء منظور کروایا۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 17 کے مطابق مردوں کے ساتھ خواتین کے لیے بھی ملازمتوں کا تحفظ پیش کیا گیا۔ ملازمت کرنے والے افراد میں امتیازی سلوک کرنے کی شق رکھی گئی اور بلا رنگ و نسل، امتیاز اور قوم کسی کو برتری نہ دی جائے گی۔ 1956ء کے آئین کی طرح 1962ء کے آئین میں بھی خواتین کو مکمل حقوق فراہم کرنے کی ضمانت دی گئی مساوات کے اصول کو اپنانے اور باہمی امتیازات کو فروغ نہ دینے کا یقین دلایا گیا اور ملک میں تمام شعبہ جات میں خواتین کی شمولیت کے لیے آئین میں جگہ دی گئی۔ آئین کے آرٹیکل 12 کے مطابق خواتین کو ملازمت کا حق دیتے ہوئے کہا گیا۔

Every citizen possessing such qualification, if any,as may be prescribed by law in relation to his profession or occupation, shall have the right to enter upon any lawful profession or occupation, and to conduct any lawful trade or business.[29]

ہر شہری جو ایسی قابلیت رکھتا ہو، اگر کوئی ایسا ہو، جو قانون کسی پیشے کو اختیار کرنے کے لیے بنایا گیا ہو، ہر وہ شہری جو ایسی قابلیت رکھتا ہو تو وہ کسی بھی پیشے میں ملازمت کر سکتا ہے اور کسی بھی قانونی تجارت یا کاروبار کرنے کا حق رکھتا ہے۔ خواتین کو 1973ء کے آئین میں کافی حقوق فراہم کیے گئے۔ اس آرٹیکل میں کہا گیا کہ کوئی بھی قانون خواتین اور بچوں کے حقوق صلب کرنے میں آڑے نہیں آئے گا۔ آرٹیکل 3 میں کہا گیا:

There shall be no discrimination on the basis of sex. Nothing in this Article shall prevent the State from making any special provision for the protection of women and children.[30]

جنس کی بنیاد پر کوئی امتیازی سلوک نہیں روا رکھا جائے گا۔ اس آرٹیکل کی کوئی بھی دفعہ ریاست کو خواتین اور بچوں کے تحفظ کے کسی بھی خاص اہتمام کو نہیں روک سکے گی۔

خواتین کا قرآن اور وسنت کی روشنی میں کردار

اسلام مرد اور عورت دونوں کو اعزازی کرداروں کے طور پر پیش کرتا ہے نہ کہ ان کو ایک دوسرے کا متضاد کردار قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کرداروں کے ذریعے ایک ہی مقصد اور ہدف رکھا ہے جس میں وہ ایک دوسرے کی مدد کریں نہ کہ ایک

دوسرے کے مخالف ہو جائیں۔ اسلام نے خواتین کی معاشرتی اور معاشی بلکہ ہر لحاظ سے حیثیت متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ نے مرد ہو یا عورت سب کو دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا پورا حق دیا گیا ہے۔ چنانچہ انصاف کے اصول اور معیار میں فرق نہیں ہے۔ اللہ قرآن میں فرماتا ہے:﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ﴾[31]" ان کے رب نے جواب دیا" بے شک میں تم میں سے کسی کے بھی عمل ضائع نہیں کرتا۔ چاہے تم مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔" اسلامی نظام میں معیشت کا مقصد تیز رفتار معاشی ترقی کا حصول ہے اس مقصد کے لیے ذرائع کو استعمال کرنے کی ترغیب بھی دی ہے۔ جہاں تک معاشی تگ و دو کی بات ہے تو اس کے لیے اللہ نے دونوں کو حق دیا ہے کہ وہ اس کے لیے کوشش کر سکتے ہیں۔ قرآن میں آتا ہے:﴿فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾[32]" پس پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو۔ اسلام خواتین کو مجبوری کی حالت میں دوسرے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی بجائے ان خود محنت کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ گھر سے باہر جا کر کام کر سکتی ہے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہ ایک دفعہ جب گھر سے باہر کام کے لیے نکلی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اس عمل پر انہیں تنقید کا نشانہ بنایا۔ حضرت سودہ نے گھر جا کر نبی کریم ﷺ کو سارا ماجرہ سنایا جس پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:"انه قد اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن "[33] اللہ نے بے شک تمہیں گھریلو ضروریات کی تکمیل کے لیے باہر جانے کی اجازت دی ہے۔

اسلام میں خواتین کی معاشی ذمہ داری

اسلام کی معاشی تعلیمات پر نظر ڈالی جائے تو ان کے مطابق خواتین پر کسب معاش کی ذمہ داری نہیں ہے۔ لیکن خواتین کو مال کمانے اور اس کے لیے تگ و دو میں مصروف رہنے سے منع نہیں کیا۔ گھر سے باہر خواتین کی معاشی جدجہد کے لیے اگر قرآن کا مطالعہ کیا جائے تو کام کے سلسلے میں نکلی ہوئی دو خواتین اور حضرت موسیٰؑ کا واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ خواتین گھر کی حدود سے باہر جا کر کام کر سکتی ہیں۔ اللہ نے قرآن میں صرف مردوں کو مخاطب نہیں کیا بلکہ جب کسی کام کا حکم دیا تو یا ایھا الذین اور یا ایھا الناس کا لفظ استعمال کیا۔ اس لحاظ سے دونوں اپنے اعمال میں آزاد ہیں اور دونوں یکساں جواب دیں ہیں۔ قرآن میں اللہ نے دونوں کی خصوصیات ان الفاظ میں بیان کی ہے:﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[34]" مومن مرد اور مومن خواتین ایک دوسرے کے مددگار ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔" اسلامی تعلیمات کے بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خواتین معاشی فکر سے آزاد ہیں لیکن اگر وہ معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہتی ہیں تو ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے:﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ﴾[35]" مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے خود کمایا اور خواتین کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا۔" پیر کرم شاہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا کہ عورت مرد کی طرح اپنی کمائی میں تصرف کا حق رکھ سکتی ہے۔ وہ آزاد ہے اپنی کمائی کو رکھنے اور اسے استعمال کرنے میں:" اس آیت میں بتا دیا گیا ہے کہ جس طرح دولت کمانے کا حق مرد کو دیا گیا ہے اسی طرح یہ حق عورت کو بھی ہے۔ مرد بھی اپنی کمائی ہوئی دولت کا مالک ہوتا ہے جس میں وہ اپنی مرضی سے خرچ کر سکتا ہے اور اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی حق حاصل ہے۔ اس ارشاد گرامی نے جو مرد اور عورت میں صدیوں سے تفریق قائم تھی اس کو ختم کر دیا ہے۔"[36]

اسلام میں خواتین کی معاشی جدوجہد کی شرعی حدود

اسلام نے خواتین کی گھریلو مصروفیت کی بنا پر اسے معاشی لحاظ سے مرد سے بھی زیادہ مستحکم رکھا ہے۔ خواتین کو گھر چھوڑنے اور

خاندانی ذمہ داریوں کو بالائے طاق رکھنے پر مجبور نہیں کیا۔ خواتین کے لیے بلاضرورت گھر کو چھوڑنے پر پابندی لگانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ ان کاموں پر توجہ دے جن کے لیے اس کو تخلیق کیا گیا ہے۔ خواتین کو معاشرت، معیشت، زراعت اور صنعت کے شعبے میں کسی حد تک حصہ لینے کی اجازت دی ہے۔ خواتین کا ان تمام امور میں حصہ لینے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ کی حدود کو پامال کیا جائے۔ خواتین کو معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے مندرجہ ذیل حدود و قیود کا خیال رکھنا ہوگا ۔1۔ عورت حلال شعبہ جات اور صنعت و حرفت کو شوہر کی اجازت سے اختیار کر سکتی ہے۔ عورت پر اذن لینے کی شرط اس لیے عائد کی گئی ہے معاشرے میں ضرر اور بے حیائی پیدا ہونے کا خطرہ نہ رہے ۔2۔ ستر پوشی اور پردہ کرنا مسلمان عورت کے فرائض کا حصہ ہے اگر عورت پردہ کے بغیر گھر سے ملازمت کے لیے نکلے گی تو آفت اور شر اس کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ نبی کریم ﷺ نے خواتین کو بغیر پردے کے نکلنے سے منع فرمایا ہے: "المراة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطن"[37] "عورت کا ستر ہے سر سے پاؤں تک جب وہ باہر جاتی ہے تو اسے شیطان جھانک رہا ہوتا ہے "3۔ ایسی جگہیں جہاں مردوں و خواتین کا اختلاط ممکن ہو اور آپس کی بے تکلفی بڑھ جائے اور بات گناہ کے ارتکاب پر پہنچ جائے ایسی جگہوں پر کام کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ 4۔ ایسے پیشوں سے اجتناب کرنا چاہیے جہاں آپس میں رگڑنے، لمس کرنے اور خلوت میں میل ملاپ کے مواقع موجود ہوں اور عزت و کرامت کی حفاظت ممکن نہ ہو ۔ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ﴾[38] "اور تم فواحش کے قریب مت جاؤ چاہے وہ ظاہر ہو یا چھپا ہوا ہو۔ "5۔ ملازمت کے دوران خواتین کو مختلف مردوں سے بات کرنے کی ضرورت پڑنے کی صورت میں ان کا طرز گفتگو اور لہجہ کا استعمال ایسا ہو جس سے غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان نہ ہو قرآن کے فرمان کے مطابق خوتین کے لہجے میں سختی، قول و فعل میں سنجیدہ پن، آواز میں کرختگی ہو جو بد تمیزی نہ ہو ہونا ضروری ہے۔ 6۔ خواتین کا دینی فرمان پر سچے دل سے عمل ایمان کی مضبوطی کی علامت ہے۔ ایسی فضا جس میں خواتین اپنے ایمان کو قائم نہ رکھ سکیں ایسی فضا سے کنارہ کش ہونا ضروری ہے۔ مسلمان خواتین کو نیک مجالس، نیک سہیلیوں اور بہترین ماحول کو اختیار کرنا چاہیے جس سے نہ صرف اس کی روحانیت کو عروج اور نفس کو پاکیزگی حاصل ہوگی۔ 7۔ ملازمت کی شرعی حدود میں سے ایک حد یہ بھی ہے کہ عورت اکیلے محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ مسافت اگر تین دن یا اس سے بھی کم ہو تو پھر بھی محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ 8۔ اگر خواتین گھر سے باہر کوئی کام کرنا چاہتی ہے تو اسے اس بات کا مکمل دھیان رکھنا ہوگا کہ وہ ایسا پیشہ اختیار کرے جس سے اس کی گھریلو ذمہ داریاں اثر انداز نہ ہونے پائیں۔

خلاصۂ بحث

مقالہ تحقیق کے دوران تحقیق سے یہ نتائج سامنے آئیں ہیں کہ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں مردوں کے ساتھ خواتین نے بھی اپنا اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان میں رہنے والی خوتین کی تعداد مردوں کے مساوی یا ان سے کچھ کم ہے۔ اگر ملک کی ایک بڑی تعداد کو معاشی سرگرمیوں سے دور رکھا جائے جو پس پردہ بہت سے کاموں میں مردوں کا ساتھ دے رہیں ہیں تو ملکی ترقی میں مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ خواتین زرعی، صنعتی اور گھریلو سطح پر بہت زیادہ کام کر رہیں ہیں لیکن ان کے کام کو نہ گنا جاتا ہے اور نہ اس کی پزیرائی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے خواتین ایک مظلوم طبقہ بن گیا ہے۔ صنعتی ترقی نے بہت سی خواتین کو گھروں سے نکال کو مختلف پیشوں میں مصروف کر دیا ہے۔ پاکستان میں ملکی سطح پر بھی خواتین کے معاشی کردار کے لیے آئنی سطح پر کام کیا گیا۔ مختلف حکومتوں نے بھی خواتین کی تعلیم، ہنر اور ملازمت کے لیے کوٹہ رکھا گیا۔ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے اس لیے یہاں اس؛لامی اصلوں کو اہمیت دی جاتی ہے لہذا اسلام میں بھی خواتین کو معاشی لحاظ سے اپنا کردار ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس لیے خواتین اپنی مرضی کے مطابق مختلف پیشوں میں اپنا فعال کردار ادا کر سکتی ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ خواتین

کو اسلامی اصلوں کو مد نظر رکھنا ہو گا۔ انہیں اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے اسلام کی بتائی ہوئی حدود میں رہتے ہوئے معاشی قدم اٹانا ہو گا جو ان کی اپنی ذات اور ملک کے لیے فائدہ مند ہو۔

Reference

1 H.F. Williamson, *Economic development* (New York: Oxford University, 1954), 1:551.
2 A.W Lewis, *The Theory of economic Development* (New York: Oxford economic Press, 1955), 1:196.
3 B. Higgins, Economic development (New York: Norton company limited, 1968), 2:235.
4 Dr. Muhammad Na'eem Saddīqī, *Islam aur Jadīd Mu'āshī Tasawwrāt* (Lahore: Maktaba Daniyal, 2015), 1:431.
5 Al-Muzammil 73:20.
6 Al-Qaṣaṣ 28:77.
7 Imām Muhammad Ibn Ismā'īl al-Bukhārī, *Al-Saḥīḥ al-Bukhārī* (Beirūr: Dār Ibn-e-Kathīr, 1987), Ḥadīth no: 4946.
8 Ibn Māja Muhammad Bin Yazid, *Sunan Ibn-e-Māja* (Beirūt: Dār al-Fikr, 3658 A.H), Ḥadīth no: 11586.
9 Imām Ahmad Ibn Hanble, *Musnad-e-Ahmad: Shajr Kārī kī Fazīlat* (Beirūt: Al-Mūsā al-Ḥadītha, 1438 A.H), 11:12777.
10 Pakistan Statistics Bureau. Accessed February 10, 2022.
www.psb.gov.pk
11 The World Bank, *Pakistan Development Policy Review* (Washington DC: World Bank, 2002), 1:6.
12 Muhammad Iqbāl Anjum and Pasquale Michael Sgro. "A Brief History of Pakistan's Economic Development." *Real World Economics Review Pakistan,* no. 80 (2017): 1:171-178.
13 Junaid Roshan Tanolī, *Comparison of Economic growth under Democracy and Dictatorship* (Pakistan: CSCR, 2007), 1:3.
14 Annual Report 2019-20 State of the Economy, *Economy growth* (Pakistan: State Bank, 2020), 1:1,3.
15 Hafsah, "Tool-Room of Women in Achieving Sustainable Economic Development." Economic Development 18, no. 6 (2019): 1:43.
16 Jinnah-Ghandī talks, 1944.
17 Dr. Khālid Alavī, *Islām kā Muāshrtīi Nezām* (Lahore: Tājrān Kutub, 2000), 1:261.
18 Jones Howard, *Social Welfare in Third World Development* (MacMillian: Education Ltd., 1995), 1:222.
19 Pakistan Development Advocate, *Women Omics Urate* (Pakistan: Development Advocate, 2021), 1:3.
20 Pakistan Development Advocate, *Women Omics Urate*, 1:4.
21 Muhammad Abu Shāq Abd al-Ḥaleem, *Tahrīr al-Merāt fī Assar al-Ressala* (Kuwait: Dār al-Taaleem, 1999 AD), 2:349.
22 Pakistan Development Advocate, *Women Omics Urate*, 1:4.
23 Social Policy and Development Center, *Annual Review Social Development in Economic Crisis* (Karichi: 1999), 1:63.

24 Farida Shaheed and Kawar Mumtaz, *Women's Economic Participation in Pakistan* (Pakistan: USNICEF, 1990), 1:3.
25 Pazia Begum and Ghazāla Yāsmeen, "Contribution of Pakistani Women in Agriculture." *7*, no. 4 (2011), 1:639.
26 Maryam Tanvīr and Richard Sidebottom, "The Trade and Gender Nexus in Pakistan." *20*, no: 2 (2019), 1:130.
27 Pakistan Development Advocate, *Women Omics Urate*, 1:14.
28 John Nicholson, Men and Women How different are they (USA: Oxford University Press, 1984), 1:179.
29 The Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1962, Article: 12, 1:12.
30 The Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1972, Artcle: 3, 1:15.
31 Al-'Imrān 3:195.
32 Al-Baqara 2:251.
33 Al-Bukhāri, Al-Ṣaḥīḥ al-Bukhārī. Ḥadīth no: 4765.
34 Al-Tauba 9:71.
35 Al-Nissā' 4:32.
36 Peer Muhammad Karam Shah, Tafseer Ziā al-Qurān (Lahore: Ziā al-Qurān Publikasher, 1995), 1:340.
37 Muḥammad Ibn 'AbduAllāh Khaṭīb al-Tibrīzī, Mishkāt al-Mṣābīh, Ḥadīth no: 3139.
38 Al-In'ām 6:151.